بچوں کا ربوہ

نبوت 1351 ہش

نومبر 1972ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث
مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کے
ناظم اطفال مکرم مبشر احمد صاحب پا
کو امسال کارکردگی کے لحاظ سے تما
مجالس اطفال میں اول آنے پر علم انعام
عطا فرما رہے ہیں۔

ہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر
رت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
ع میں شریک اطفال کے درمیان کھڑے ہیں۔

شفیق قیصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	نبوّت ھ ۱۳۵۱	نومبر ۱۹۷۲ء	شمارہ ۱۱

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

کتابت :— حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ٭ پرنٹر :- سیّد عبدالحی ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ ٭ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۸

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات چیت

پیارے بچّو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(۱) ماہِ اکتوبر میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی ہوُا۔ اِس سال بھی اطفال کی ایک بہت بڑی تعداد اجتماع میں شامل ہوئی اور انہوں نے اجتماع کی برکات سے حصّہ لیا۔ اپنے پیارے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث اور دوسرے بزرگوں کی نصائح سُنیں۔ آپ کو چاہیئے کہ اِن نصیحتوں پر پوری طرح عمل کریں۔ اور جو بچّے اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اِس بابرکت اجتماع میں شامل نہیں ہو سکے انہیں چاہیئے کہ وہ آئندہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے عہد کریں۔

(۲) تشحیذ میں اسلامی اخلاق کے متعلق کبھی کبھی مضامین شائع کئے جاتے ہیں جنہیں بچّوں نے پسند کیا ہے۔ آئندہ سے ہر ماہ کسی نہ کسی اسلامی خلق پر ایک مضمون ضرور شائع کیا جائے گا بچّوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اسلامی اخلاق کے متعلق اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں۔

اِس پرچے میں ایک دوسرے سے ملنے کے وقت اسلام نے جو طریق بتلایا اس بارہ میں ایک مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔

سب بچّوں کو عید مبارک ہو۔

بھائی جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَصْحٰبُ الْفِیْل

گذشتہ مہینے حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کا انتقال ہوگیا۔ حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب اُردو کے بہت بڑے ادیب تھے۔ آپ نے سینکڑوں کتابیں لکھیں اور ہزاروں مضامین تحریر کئے۔ بچّوں کے لئے بھی آپ نے بہت ہی عمدہ اور پیاری پیاری کتابیں لکھیں۔ "ہمارا آقا" جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کو مختلف کہانیوں کی شکل میں پیش کیا ہے بچّوں میں بہت مقبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

ذیل میں آپ کا ایک مضمون "اصحاب الفیل" جو آپ نے بچّوں کے لئے لکھا ہے تشحیذی بچّوں کے لئے شائع کیا جا رہا ہے:۔ (ایڈیٹر)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

ترجمہ:۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ کیا اُس نے ان کے ناپاک ارادوں کو ملیامیٹ نہیں کر دیا؟ اس نے اُن کے اُوپر جُھنڈ کے جُھنڈ پرندے بھیجے جو اُن پر کنکریاں پھینکتے تھے۔ پس اُن کو کھائے ہوئے بُھس کی طرح کر دیا۔

اب سے قریباً چودہ سَو برس پہلے عرب میں ایک بڑا ہی عجیب و غریب واقعہ ہُوا۔

عرب کے جنوب مغرب میں تھوڑے سے فاصلے پر ایک ملک ہے جسے یمن کہتے ہیں۔ یہ دراصل عرب ہی کا ایک حصّہ ہے۔

یمن کا حاکم اُس وقت ایک عیسائی ابرہہ نامی تھا۔ چونکہ یہ نکٹا تھا اِس لئے ابرہۃ الاشرم کہلاتا تھا۔ اشرم کے معنی نکٹے کے ہیں۔

یمن کا علاقہ اس زمانہ میں ملک حبش کے ماتحت تھا اور حبش کا عیسائی بادشاہ اپنی طرف سے گورنر مقرر کر کے یمن بھیجا کرتا تھا۔ اگرچہ ابرہہ بھی ایک گورنر تھا مگر اُس کی حیثیت خود مختار بادشاہ جیسی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابرہہ نے یمن کے دارالسلطنت صنعاء میں ایک عظیم الشان اور خوبصورت گرجا تعمیر کروایا۔ اسکی دیواروں پر قیمتی پتھروں سے نہایت خوشنما پھول بوٹے اور نقش و نگار بنوائے۔ چھت میں سونے کا کام کرایا۔ ستونوں پر چاندی مڑھوائی۔ ہاتھی دانت کے ممبر بنوائے اور آبنوس کی صلیبیں تیار کروا کے جگہ جگہ لٹکوائیں۔ ایران سے قالین منگوا کر فرش پر بچھوائے اور کھڑکیوں پر ریشم کے پردے لگوائے غرض دلہن کی طرح اُس گرجا کو سجایا اور اسکی آرائش و زیبائش میں لاکھوں روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اِس گرجا کا نام قلیس تھا۔

جب گرجا بن کر تیار ہو گیا تو ابرہہ نے حکم دیا کہ "اب یمن کا کوئی آدمی مکّہ نہ جایا کرے بلکہ سارے آدمی اِس گرجا میں آیا کریں"۔

اِس حکم سے اس کی غرض یہ تھی کہ اس طرح آہستہ آہستہ سارے بُت پرست لوگ عیسائی مذہب اختیار کر لیں گے۔

یمن کے لوگوں اور عربوں کو یہ حکم بہت ناگوار گذرا کیونکہ ان کو کعبہ سے بڑی عقیدت تھی اور وہ اسے نہایت مقدس سمجھتے تھے کسی صورت میں بھی وہ کعبہ جانے اور اس کی زیارت کرنے سے نہ رُک سکتے تھے۔

اس زمانہ میں کعبہ پر بُت پرستوں کی حکومت تھی اور کعبہ کے اندر تین سَو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے جن کو وہ لوگ پُوجا کرتے تھے۔

ابرہہ کے اِس حکم سے بجائے اس کے کہ لوگ گرجا کی زیارت کو آتے اُلٹی انہیں گرجا سے نفرت ہو گئی اور انہوں نے یہ کام کیا کہ چوری چھُپے آ کر ایسے وقت میں جبکہ وہاں کوئی نہ تھا گرجا کے قیمتی فرش پر جگہ جگہ نجاست اور گندگی ڈال دی اور سارے گرجا کو ناپاک کر کے چل دیئے۔

اِس سے ان لوگوں کا مقصد ابرہہ کو یہ دکھانا تھا کہ ہم کعبے کے مقابلے میں تمہارے گرجا کو کتنا ذلیل سمجھتے ہیں۔

جب ابرہہ کو اس کا پتہ لگا تو اس کی آنکھوں میں خوب اُتر آیا۔ اور اس نے قسم کھائی کہ "میں اِس اہانت کے بدلہ میں کعبے کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اور اسے ڈھا کر زمین کے برابر کر دوں گا"۔

اس نے فوراً لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا اور ساٹھ ہزار آدمیوں کے ساتھ کعبہ کو ڈھانے کے لئے روانہ ہو گیا۔ خود ابرہہ ایک خوفناک ہاتھی پر سوار تھا اور ساری فوج گھوڑوں پر اس کے پیچھے تھی۔

جب اِس لشکر کے کعبہ پر حملہ آور ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو سارے عرب میں کھلبلی مچ گئی کیونکہ عرب کا ہر شخص کعبہ کو نہایت محترم سمجھتا تھا چنانچہ ذونفر نامی ایک یمن کے سردار نے جلدی جلدی مختلف قبائل کے پاس آدمی بھیجے کہ "ابرہہ کعبہ کو ڈھانے چلا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے فوراً اپنے آدمی بھیجو"۔ جس پر سارے قبائل نے بڑی مستعدی کے ساتھ ذونفر کی مدد کی۔ ذونفر نے بہادروں کے ساتھ ابرہہ سے جنگ کی مگر شکست کھائی اور گرفتار ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگے چل کر ایک اور سردار نفیل نے بھاری جمعیت کے ساتھ ابرہہ کا راستہ روکا مگر یہ بھی اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ نہ کر سکا اور ابرہہ نے اسے شکست دے کر گرفتار کر لیا۔

اس کے بعد پھر کسی سردار کی ہمت نہ ہوئی کہ مقابلہ کرتا اور ابرہہ بڑھتا ہوا کعبے کے قریب پہنچ گیا جہاں ایسے لوگ تھے جنہوں نے ابرہہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا وہاں بعض غدار اور وطن فروش بھی موجود تھے چنانچہ طائف کے رئیس مسعود ثقفی نے نہ صرف ابرہہ کی بڑی خاطر مدارات کی بلکہ راستہ بتانے کے لئے ایک رہنما بھی اس کے ساتھ کر دیا جس کا نام ابو رغال تھا۔

زندگی بھر اپنی غداری کی وجہ سے یہ شخص قوم کی نظر میں ذلیل رہا اور جب مر گیا تو جو آدمی بھی اس کی قبر کے پاس گذرتا نہایت نفرت کے ساتھ اس پر لعنت بھیجتا اور ضرور دو چار پتھر قبر پر مار کر آگے بڑھتا۔

مکّہ کے پاس پہنچ کر ابرہہ نے ڈیرے ڈال دئے اور ایک حبشی سردار اسود بن مقصود کو تھوڑی سی فوج دے کر حالات کا جائزہ لینے کے لئے آگے بھیجا۔

اسود مکّہ کی وادی میں آیا تو وہاں بہت سے اُونٹ چر رہے تھے اس نے سارے اُونٹوں کو پکڑ لیا اور واپس چلا گیا۔

اس وقت مکّہ کے سردار عبدالمطلب تھے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے انہوں نے فوراً مکّہ کے بڑے بڑے آدمیوں کو جمع کیا اور کعبہ میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیئے؟۔

سب لوگوں نے کہا کہ اس قدر عظیم الشان لشکر سے لڑنے کی طاقت ہم میں ہرگز نہیں اگر ہم نے مقابلہ کیا تو سارے کے سارے مارے جائیں گے۔ ہماری عورتیں بیوہ اور ہمارے بچے یتیم ہو جائیں گے ابرہہ ان کو پکڑ کر لے جائے گا اور لونڈی غلام بنا لے گا۔ اِس لئے اِس وقت یہی مناسب ہے کہ اِدھر اُدھر کے پہاڑوں میں جا کر چھپ جائیں۔

ابھی مکّے والے یہ مشورے کر ہی رہے تھے کہ ابرہہ نے ایک قاصد بھیجا جس کا نام جناطہ تھا۔ جناطہ نے کعبہ میں آکر پوچھا کہ "مکّہ کا سردار کون ہے؟" لوگوں نے عبدالمطلب کی طرف اشارہ کیا۔

جناطہ نے عبدالمطلب سے کہا کہ مجھے ابرہہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ "ہمیں آپ لوگوں سے کوئی غرض نہیں ہم تو صرف کعبہ کو ڈھانے کے لئے آئے ہیں اگر آپ مقابلہ کرنا چاہیں تو بیشک اپنے دل کی حسرت نکال لیں لیکن اگر مقابلہ نہ کرنا چاہیں تو مَیں آپ سے ملنا چاہتا ہوں تھوڑی دیر کے لئے میرے پاس ہو جائیں۔"

عبدالمطلب نے قاصد سے کہا "ہم لڑنا نہیں چاہتے اور مَیں ابھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔"

عبدالمطلب بہت خوبصورت، قدآور، مضبوط ڈیل ڈول کے اور بڑے رُعب و داب کے آدمی تھے اور واقعی سردار معلوم ہوتے تھے، جب ابرہہ کے سامنے پہنچے تو وہ ان کی شکل دیکھ کر حیران رہ گیا۔ بے اختیار تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا اور بڑی عزّت کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ ان کی وجاہت کا ابرہہ کے دل پر ایسا رُعب پڑا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ان سے بہت ہی نرم پیرائے میں گفت گو کرنے لگا۔ شکل وصورت کے ساتھ عبدالمطلب کی بول چال بھی نہایت معقول اور فصیح و بلیغ تھی جس سے ابرہہ بڑا متاثر ہوا اور کہنے لگا "سردارِ قریش! آپ جو چاہیں مجھ سے مانگیں مَیں آپ سے مِل کر بڑا خوش ہوا ہوں۔"

اِس کا جواب عبدالمطلب نے یہ دیا "اے یمن کے باجبروت فرمانروا! آپ کا ایک سردار مکّہ کی وادی میں سے شہر والوں کے بہت سے اونٹ پکڑ کر لے آیا ہے ان میں دو سَو اُونٹ میرے بھی تھے مہربانی فرما کر وہ اُونٹ دلوا دیجئے۔"

یہ سُنکر ابرہہ نے بہت تعجّب سے عبدالمطلب کو دیکھا اور کہنے لگا "مَیں نے تو تمہیں بہت عقلمند اور مردِ معقول سمجھا تھا مگر تم تو بہت کم عقل ثابت ہوئے مَیں تمہارے کعبے کو ڈھانے کے لئے آیا ہوں بجائے اِس کے کہ تم مجھ سے التجا کرتے کہ اسے نہ ڈھاؤ تم نے ایک بہت ہی حقیر سی درخواست کی جس سے تمہاری وقعت میرے دل سے جاتی رہی تمہیں اپنے اونٹوں کا تو خیال ہوا مگر کعبہ کا خیال نہ ہوا جسے تم مذہبی لحاظ سے بہت مقدّس سمجھتے ہو۔

عبدالمطلب نے سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا "یہ آپکی بھول ہے مَیں اونٹوں کا مالک تھا ان کے لئے مَیں نے آپ سے کہا۔ اِس گھر کا مالک خدا ہے وہ اپنے گھر کی آپ حفاظت کرے گا۔"

ابرہہ نے کہا "اچھا مَیں دیکھتا ہوں کہ کعبہ کا مالک اسے کس طرح میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے؟"

یہ کہہ کر ابرہہ نے اُونٹ تو دلوا دئے اور کعبہ پر چڑھائی کی تیاری کا حکم دے دیا۔

عبدالمطلب واپس چلے آئے اور سارا واقعہ معزّزینِ شہر سے بیان کر دیا جس پر صلاح یہی ہوئی کہ سارے آدمی مکّہ سے نکل کر آس پاس کے پہاڑوں میں چھُپ جائیں تاکہ کعبہ کی تباہی اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اُدھر ابرہہ اپنے لشکر کو لے کر آگے بڑھا۔ جب اس کا ہاتھی شہر کے قریب پہنچا تو یکایک آسمان پر پرندوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ نمودار ہوئے۔ ہر ایک کے پنجوں میں ایک ایک کنکری تھی۔ آناً فاناً یہ تمام پرندے لشکر پر چھا گئے اور انہوں نے وہ کنکریاں اُوپر سے لشکر پر چھوڑ دیں۔ نہ معلوم یہ کنکریاں کس غضب کی زہریلی تھیں کہ جس آدمی پر پڑتیں وہ بِلبلا اُٹھتا اور چیختا چیختا تھوڑی دیر میں ہلاک ہو جاتا۔ اِس طرح سارا لشکر کھائے ہوئے بھُوسے کی مانند ہو گیا اور ان کی لاشیں بہت دنوں تک جنگل میں پڑی رہیں جہاں گِدھ چیلیں اور کوّے ان کو نوچ نوچ کر کھاتے رہے۔

ایسا دردناک انجام کبھی لشکر کا نہ ہوا تھا اور ایسی ہولناک بربادی آج تک کسی فوج کی نہیں ہوئی تھی۔

ابرہہ کا یہ حشر ہوا کہ اگرچہ وہ کسی نہ کسی طرح بچ کر یمن پہنچ گیا مگر کنکریاں اس پر بھی پڑی تھیں۔ اس کا سارا جسم گل گیا اور وہ درد کی شدّت سے تڑپ تڑپ کر مر گیا

یورپ کے مؤرخین کہتے ہیں کہ عبدالمطلب نے عرب کے سرداروں سے مل کر ابرہہ کو شکست دی اور

(باقی صـ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُلاقات کا اسلامی طریق

ملاقات کا اسلامی طریق یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کو ملے خواہ وہ اسے جانتا ہے یا نہیں جانتا۔ اسے مخاطب کر کے کہے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ (یعنی تم پر خدا کی طرف سے سلامتی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں)۔ دوسرے شخص کا فرض ہے کہ اس کے جواب میں کہے: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ (یعنی اور تم پر بھی اللہ کی سلامتی رحمت اور برکتیں ہوں) ملاقات کے وقت یہ دعا اُنس و محبت کا باعث ہوتی ہے بشرطیکہ یہ الفاظ خلوص کے ساتھ کہے جائیں۔ اسلام میں سلام کے آداب کے متعلق ہدایت یہ ہے کہ سوار پیادہ کو سلام کہے۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے۔ تھوڑی تعداد کے آدمی بڑی تعداد کے آدمیوں کو سلام کہیں اور چھوٹا بڑے کو کہے۔ حضرت رسولِ کریمؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک بہتر ہے۔ آپ نے سلام کی بڑی تاکید فرمائی ہے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان اپنے دوسرے بھائی سے ملے اس کا فرض ہے کہ اسے سلام کہے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ سلام کہنے کے بعد درخت یا دیوار یا پتھر کا ٹیلہ حائل ہو جائے اور اس کے بعد پھر ملاقات ہو، پھر سلام کہے۔ ایسا کرنے سے محبت اور اُلفت بڑھتی ہے۔

حضرت رسول کریمؐ فرماتے ہیں "تم جنّت میں داخل نہیں ہو گے جب تک مومن نہیں بنو گے اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس میں محبّت نہ پیدا ہو۔ آؤ میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جس کے کرنے سے تم میں محبّت بڑھے وہ یہ ہے کہ" آپس میں سلام عام کرو۔" (مسلم)۔

ملاقات کے وقت سلام کے الفاظ کہنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کی بھی ترغیب دلائی گئی ہے۔ حضرت رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ دو مسلمان جو ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے یعنی ہاتھ ملاتے ہیں اُن دونوں کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

کسی دوسرے کے مکان یا کمرے میں داخل ہوتے وقت اسلام نے اجازت لینے پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

(سورہ نور: ۲۷، ۲۸)

ترجمہ:- اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا کسی دوسرے کے گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ اس کے اندر رہنے والوں سے اجازت نہ لے لو اور انہیں سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم صحیح بات ماننے والے ہو۔ اگر تمہیں اُس گھر میں کوئی نہ ملے تو اُس وقت تک اس کے اندر نہ جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ ملے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لَوٹ جاؤ تو لَوٹ جاؤ۔ یہی تمہارے لئے اچھا ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے۔"

بچّو! اسلام نے ملاقات کے لئے اور دوسروں کے مکانوں میں داخل ہونے سے پیشتر اجازت لینے کے جو آداب سکھائے ہیں ان سے ایک طرف محبّت اور اُلفت زیادہ ہوتی ہے اور دوسری طرف بہت سی ایسی قباحتیں دُور ہوتی ہیں جو بغیر اجازت دوسرے کے مکان میں داخل ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ تم بھی احتیاط کیا کرو۔ کسی کے مکان میں بغیر اجازت داخل نہ ہوا کرو اور ہر چھوٹے بڑے کو سلام کیا کرو۔ سلام کے صحیح الفاظ اور ان کے معنی یاد کر لو اور اجازت کے آداب بھی سیکھ لو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے ۔

اَصْحٰبِ الْفِیْل

(بقیہ صفحہ ۶)

اس کے لشکر میں چیچک کی بیماری پھوٹ پڑی جس سے مزید تباہی پھیلی۔ مگر دونوں باتیں غلط ہیں۔ صحیح واقعہ وہی ہے جو تم نے اوپر پڑھا اور جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا۔ اللہ سے زیادہ سچّا اَور کون ہو سکتا ہے۔

ہمارے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اِس واقعہ سے کوئی دو مہینے بعد مکّہ میں پیدا ہوئے ۔

بچّے تشحیذ خود خرید کر پڑھیں

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کرامؓ کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا

سیّد نعیم محمود۔ کراچی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے اخلاق میں یہ چیز نہایت نمایاں نظر آتی ہے کہ وہ ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے اور کسی قسم کی ہتک اور سُبکی کا خیال اُن کے دامن گیر نہ ہوتا تھا ذیل میں چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں:۔

● آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو سب سے پہلا کام ایک مسجد کی تعمیر تھا۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔ اس مسجد کے معمار اور مزدور سب کچھ صحابہؓ خود تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی کبھی کبھی اُن کے ساتھ شرکت فرماتے تھے۔ یہ کام صحابہؓ نہایت شوق سے کرتے اور بعض اوقات ساتھ ساتھ یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے ؎

ھٰذا الحمال الاحمال خیبر
ھٰذا ابر و بنا و اطھر

یعنی یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں جو اُونٹوں پر لد کر آیا کرتا ہے بلکہ اے مولیٰ یہ تقویٰ و طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کے لئے اُٹھاتے ہیں۔

اسی طرح قبا کے مقام پر بھی جہاں مہاجرین پہلے پہل آکر آباد ہوئے تھے صحابہؓ نے خود اپنے ہاتھوں سے مسجد تعمیر کی تھی۔

● آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد میں ایک ستون کے سہارے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ نے منبر کا خیال ظاہر فرمایا تو ایک صحابی حضرت سہلؓ جو کمسن ہی تھے اُٹھے اور منبر کے لئے جنگل سے لکڑی کاٹ کر لے آئے۔

● حضرت ابو درداءؓ ایک نہایت بلند پایہ اور فاضل صحابی تھے۔ اُن کے حلقہ درس میں بیک وقت سینکڑوں طلباء کی حاضری لکھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے مگر انہیں ہاتھ سے کام کرنے کا اِس قدر شوق تھا کہ دمشق کی مسجد میں جہاں وہ امام تھے اپنے ہاتھ سے درخت لگایا کرتے اور ان کی پرورش اور دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے تعجب کے رنگ میں اُن سے کہا کہ آپ یہ کام اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں تو فرمایا کہ اس میں بڑا ثواب ہے۔

● ایک صحابیؓ کے ہاتھ سیاہ پڑ گئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ دن بھر پتھر پر پھاوڑا چلاتا ہوں اور اس سے اہل و عیال کی روزی کماتا ہوں۔ آپؐ نے اس کے ہاتھ چُوم لئے۔

● حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے موقعہ پر جب مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے تو مَیں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت اُمِّ سلیمؓ پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتیں اور زخمیوں کو پانی پلاتیں مشک خالی ہو جاتی تو پھر بھر لاتی تھیں۔

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی صوبیدار محمد اشرف صاحب کی نہایت ہی پیاری بچّی (جو اس وقت بھارت میں جنگی قیدی ہیں) عزیزہ عظمیٰ اشرف بعمر ساڑھے چار سال ۲۱۔ اکتوبر کو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

تشحیذی بچّوں سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے بہن بھائیوں اور والدہ کو صبر عطا فرمائے۔

اور مرحومہ بچّی کے والد کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کے ساتھ باقی سب جنگی قیدیوں کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

خاکسار محمد شفیق قیصر
ایڈیٹر تشحیذ

★

تشحیذ الاذہان
مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ سے بچّوں کے لئے شائع ہونیوالا تربیتی رسالہ ہے اس کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ (منیجر تشحیذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیاں

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۷۱ء کے موقع پر منعقد ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی میں یہ مضمون اوّل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔
(ایڈیٹر)

دُنیا میں کوئی کام بغیر محنت اور قربانی کے سرانجام نہیں ہو سکتا۔ کوئی فرد یا قوم اس وقت تک کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھ سکتی جب تک وہ شدید محنت اور قربانیاں نہ دیں۔ سمندر سے موتی نکالنے والے کو سمندر میں غوطہ زن ہونا پڑتا ہے۔ طالب علم کو کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے راتوں کو جاگنا پڑتا ہے۔ کسان کو اپنا گھر دانوں سے بھرنے کے لئے سردیوں کی سرد راتوں اور گرمیوں کی چلچلاتی دُھوپ میں جان کو جوکھوں میں ڈالنا پڑتا ہے۔

اسلام کی اشاعت کے لئے صحابہ کرامؓ نے جو قربانیاں دیں ان کی مثال قرونِ اُولیٰ کے علاوہ ملنی محال ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی جان، مال، اولاد، عزّت غرض ہر چیز اسلام کے پَودے کی آبیاری کے لئے پیش کر دی۔

۱۔ جان کی قُربانی

حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی عمرو بن جموح لنگڑے تھے اور بیساکھی سے چلا کرتے تھے۔ وہ جنگِ اُحد میں گئے اور شہادت کا مرتبہ پایا۔ جب انہیں اُونٹ پر لاد کر واپس گھر لایا جانے لگا، تو اُونٹ ان کے گھر کی طرف نہ چلتا تھا۔ پھر ایک صحابیؓ نے عرض کیا عمرو بن جموع نے گھر سے چلتے وقت دعا کی تھی

اللّٰھمّ لاتردنی الیٰ اھلی

اے اللہ مجھے شہادت نصیب کرنا میں گھر واپس کر نہ آؤں۔

عمرو بن جموح کی بیوی ہند نامی تھی جنگِ اُحد میں ان کے باپ، خاوند اور بیٹا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاد میں شریک تھے۔ اس کو ایک شخص نے آکر بتایا تمہارا باپ، خاوند اور بیٹا تینوں جنگ میں شہید ہو گئے ہیں۔ ہند کس انداز سے کہتی ہے کہ مجھے بتاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ اس شخص نے کہا۔ ہاں۔ ہند نے کہا اگر رسول اللہؐ زندہ ہیں تو مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ ذرا ان ماؤں کے جگرے کا اندازہ لگائیے۔

نصر بن انس ایک صحابی کھجوریں کھا رہے تھے کہ کسی نے آکر بتایا رسول کریمؐ شہید ہو گئے ہیں۔ آپ گئے اور میدانِ اُحد میں شہید ہو گئے اور ان کے جسم پر اتنے زخم آئے کہ ان کو صرف ان کے پوروں سے پہچانا جا سکا۔

۲۔ فدائیت

صحابہؓ میں بے مثل فدائیت پائی جاتی تھی۔ حضرت ابوہریرہؓ کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ہر وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہتے تا کہ جو بات حضورؐ کے منہ سے نکلے میں اسے حفظ جان بنا لوں۔

ایک صحابی حرام بن ملحان کسی کو تبلیغ کر رہے تھے کہ کسی نے پیچھے سے آ کر نیزہ مارا وہ پیٹ سے نکل گیا اور خون کا ایک فوارہ چھوٹا۔ آپ نے اُوک بھری اور اپنے منہ پر اپنا خون ڈال کر کہا:۔

فزت ورب الکعبۃ

کعبہ کے رب کی قسم میں نے اپنا مقصد پا لیا۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے جب کافر انہیں شہید کرنے کے لئے لے گئے اور ان سے کہا گیا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہاری جگہ ہوں اور تم آزاد ہو جاؤ۔ وہ بولے۔ تم یہ کہتے ہو! اللہ کی قسم اگر میں گھر میں بیٹھا ہوں اور نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کی گلی میں کانٹا بھی چبھ جائے۔ میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

زید بن عمارہ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر پڑے اور اپنے رُخسار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر رکھ دیئے ذرا ان کے ذوق کا مشاہدہ کیجئے کس قدر ان میں فدائیت تھی۔

۳۔ اولاد کی قربانی

ایک عورت حضرت خنساءؓ نے چار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتیم بچے پالے تھے وہ جوان ہو گئے اور یہ ان کی شادی کی خوشیاں منانے کا وقت تھا کہ ان دنوں جنگِ ایران میں ایک قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا۔ حضرت خنساءؓ نے چاروں یتیم بچوں کو کہا جاؤ اور یا تو قلعہ فتح ہو جائے یا تم واپس نہ آنا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ قلعہ فتح ہو گیا اور پھر حضرت خنساء کو علم ہوا کہ چاروں یتیم بچے شہید ہو گئے ہیں تو حضرت خنساء کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا۔ الحمد للہ امانت اچھے ہاتھ پہنچ گئی۔

۴۔ عزّت کی قربانی

ایک مرتبہ حضرت ابوبکرہؓ تبلیغ فرما رہے تھے کہ کسی نے آپ کو اتنا پیٹا کہ آپ نڈھال ہو گئے اور گھر آئے تو سر پر اتنی شدید ضربیں تھیں کہ جس بال کو پکڑتے تو بالوں کا گچھا ساتھ کھنچ آتا تو آپ ساتھ ساتھ یہ کہتے:۔

تبارکت یا ذوالجلال
تبارکت یا ذوالجلال

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کا ہر لمحہ ان کا بے مثل کارنامہ ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

(عبدالخالق خالد۔ ربوہ)

نماز

عزیز بچو! کریں آج گفتگو اچھی
نماز پڑھنے سے ملتی ہیں راحتیں سب ہی
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک یہی نماز تو ہے
ہمارے قلب کی راحت یہی نماز تو ہے
یہی نماز ہے ہر درد کی دوا یارو!!
ہر اک مرض کی اس میں تو ہے شفا یارو
نماز کرتی ہے سب ہی برائیوں کو دور
ہر اِک نمازی پہ اللہ کی عطا ہے ضرور
نمازی ہوتے ہیں اللہ کو عزیز بہت
نماز سے ہی ملی ہے ہمیں تمیز بہت
پڑھتا ہے بچہ تو پھول رہتا ہے
نمازی کون جہاں میں ملول رہتا ہے
پیارے بچو! نمازی بنو کہ شاد رہو
نمازی بن کے زمانہ میں بامراد رہو
نمازی بن کے ہمیشہ ہی باعمل رہنا
نماز کا تمہیں حاصل رہے گا پھل اچھا

یہی پیام کلیمی کا ہے تمہیں بچو!
جہاں میں لوگ نمازی تمہیں کہیں بچو!

(کلیم اشرف کلیمی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرندے اور مہمان نوازی

اَمَۃُ الباسط بُشریٰ۔ ربوہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی، مخلص اور جانثار صحابہ میں سے ایک بزرگ تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صُحبتِ پاک میں برسوں رہنے اور حضورؑ کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت مفتی صاحبؓ عہدِ مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت ہی ایمان افروز باتیں سُنایا کرتے تھے جنہیں سُن کر حاضرین بڑے لُطف اندوز ہوتے۔ حضرت مُفتی صاحبؓ کا طرزِ بیان ایسا دلکش ہوتا کہ جس سے لوگ بڑے ہی متاثر ہوتے۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے علاوہ ہزاروں تقریریں کرنے کے آپنے کئی ایک کتابیں بھی شائع فرمائیں۔ کتاب "ذکرِ حبیبؑ" آپ ہی کی تصنیف کردہ ہے۔ "ذکرِ حبیبؑ" میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بڑے ہی ایمان افروز اور رُوح پرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے زمانہ کے حالات درج فرمائے ہیں اور جگہ بجگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی باتیں بھی درج فرمائی ہیں جنہیں پڑھ کر بڑا لُطف آتا اور سبق حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں کچھ مہمان آئے۔ رہائش گاہ کی تنگی کے باعث حضورؑ کے حرمِ مبارک حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدھا کو بڑا فکر دامن گیر ہوا کہ ان مہمانوں کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے مہمان نوازی کی اہمیّت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے اہلِ خانہ کو پرندوں کا ایک عجیب قصّہ سُنایا جو حضرت مفتی صاحبؓ نے بھی بوجہ ساتھ کے کمرہ میں ہونے کے اپنے کانوں سے سُنا جسے حضرت مفتی صاحبؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل کے الفاظ میں بزبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درج فرماتے ہیں :-

"دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی رات اندھیری تھی قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اُس درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کرکے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اَور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کرکے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کرکے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اُس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سیکنے کا سامان مہیّا کیا اَب ہمیں چاہیئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اَور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔" (ذکرِ حبیبؑ صـ ۸۶-۸۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ پرندوں کے اِس قصّۂ مہمان نوازی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب بھی ہمارے ہاں کوئی مہمان آئے تو ہمیں دِلی شوق کے ساتھ اس کی خدمت کرنی چاہیئے اور مہمان نوازی کے پورے حقوق بجا لانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔ آمین ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں صدی کے مجدّد اعظمؑ

(انجنیئر محمود مجیب اصغر ہیروی۔ گڑھ مہاراجہ)

سب مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں تجدیدِ دین کے لئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پہ ایک مجدّد بھیجتا ہے۔ حدیث شریف میں صاف آتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(سنن ابوداؤد)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے دین کی از سرِ نو تجدید کرے گا۔

یہ تو ظاہر ہے کہ مجدّدین تجدیدِ دین کے لئے آتے ہیں تا اُن غلط عقائد اور خرابیوں کو آکر دُور کریں۔ اور چونکہ بیحد کڑوا ہوتا ہے اِس لئے مجدّد کا وجود بھی شروع میں لوگوں کو کڑوا لگتا ہے۔ البتہ جب صدی گزر جائے تو پھر اُس مجدّد کے کارنامے سامنے لاکر لوگ اس کی تعریف میں قصیدے لکھنے شروع کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں کی اکثر کتب میں مندرجہ ذیل مجدّدین کے نام ملتے ہیں:۔

پہلی صدی کے مجدّد		حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ
دوسری " "		حضرت امام شافعیؒ و حضرت امام احمد بن حنبلؒ
تیسری " "		حضرت ابو شرحؒ و حضرت ابوالحسن الاشعریؒ
چوتھی " "		حضرت ابوعبیداللہ نیشاپوریؒ و قاضی ابوبکر باقلانیؒ
پانچویں " "		حضرت امام غزالیؒ
چھٹی " "		حضرت سیّد عبدالقادر جیلانیؒ
ساتویں " "		حضرت ابن تیمیہؒ و حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ
آٹھویں " "		حضرت حافظ ابن حجرؒ و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صالح بن عمرؒ
نویں صدی کے مجدّد حضرت علامہ جلال الدین السیوطیؒ
دسویں ؒ ؒ ؒ حضرت امام محمد طاہر گجراتیؒ
گیارھویں ؒ ؒ ؒ حضرت احمد سرہندی المعروف الف ثانیؒ
بارھویں ؒ ؒ ؒ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
تیرھویں ؒ ؒ ؒ حضرت سیّد احمد شہید بریلویؒ

تمام مسلمان اس امید پر قائم تھے کہ چودھویں صدی کا مجدّد چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن یعنی مجدّدِ اعظم ہو گا۔ بعض نے کہا کہ وہی مجدّدِ اعظم ہی مہدی ہو گا اور بعض نے یہ بھی کہا کہ عیسےٰؑ ہی اِس صدی کے مجدّد اور مہدی ہوں گے اور بعض نے اس کو دُو وجود بتلایا۔ بہرحال اِس میں کوئی شک نہیں کہ سب مسلمان اس مجدّدِ اعظم یا مسیح یا مہدی کے منتظر تھے۔ چنانچہ تیرھویں صدی کے آخر میں کئی صاحبِ کشوف بزرگوں نے اشتہار بھی چھاپے کہ عیسےٰ مسیح جو کہ مہدی بھی ہو گا اور زمانے کا مجدّد بھی وہ پیدا ہو چکا ہے اور چودھویں صدی کے شروع میں ظاہر ہو گا۔

جب اُس مسیح محمدیؑ اور مہدیؑ اور مجدّدِ اعظمؑ کا ظہور ہوا تو اکثر نے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ شخص نعوذ باللہ جھوٹا ہے اس کے لئے دعویٰ سے پہلے ہی دو سو علماء نے کُفر کے فتوے تیار کر لئے اور اُس کو خارج از اسلام اور واجب القتل ٹھہرایا لیکن خدا نے اس کو تسلّی دی کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں یہ دُنیاوی لوگ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ آسمان پر فرشتوں کی ایک بہت بڑی تعداد تمہاری مدد کے لئے ہتھیار لے کر تیار کھڑی ہے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اس کے سلسلہ کو مٹانے کے لئے ان لوگوں نے بڑی ہی کوششیں کیں۔ اپنے ایمان بھی بیچے اور پیسے کو بھی داؤ پر لگایا لیکن خدا کے اُس مردِ مجاہد کا مقابلہ نہ کر سکے جس کو خدا نے خود کھڑا کیا تھا۔ ان مخالفوں کی اَن تھک محنتوں کے باوجود اس مجدّدِ اعظمؑ کے پرستار مشرق میں بھی پیدا ہوئے، مغرب میں بھی، شمال میں بھی اور جنوب میں بھی۔ اور وہ دن بدن بڑھتے ہی گئے اور مخالفین اپنی کارروائیاں تیز سے تیز تر کرنے کے باوجود گھٹتے ہی گئے۔

اَب صدی ختم ہونے میں صرف آٹھ سال باقی ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے دُنیا میں ایک عظیم رُوحانی انقلاب آنے والا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا مجدّدِ اعظم اور عیسیٰ مہدی اس صدی میں آنا تھا۔ عیسائیوں کا مسیح بھی اس صدی میں آنا مقدّر تھا انہوں نے بھی اشتہار دیئے تھے کہ یسوع مسیح آنے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ادھر ہندوؤں کو بھی امید تھی اور ان کے بڑے بڑے پنڈتوں نے اشتہار دیئے تھے کہ کرشن اوتار کا ظہور ہونے والا ہے بدھ مذہب کے لوگ آٹھویں بدھ کے منتظر تھے۔ زرتشت مذہب کے لوگ زرتشتؑ کے صلبی بیٹے کی انتظار میں تھے کیونکہ ان کی کتب میں لکھا ہے کہ زرتشتؑ کا صلبی بیٹا اس سے تین ہزار سال بعد آئے گا اور وہ وقت بھی چودھویں صدی کے آغاز میں پورا ہو گئی۔ دانیال نبی کی پیشگوئی کا عرصہ بھی مکمل ہو گیا۔ غرضیکہ تمام مذاہبِ عالم ہی آدم آخرالزماں کے منتظر تھے اور اب مایوسی کی حد تک پہنچ گئے ہیں۔ کیا سبھی کی پیشگوئیاں غلط ہو سکتی ہیں؟ کیا خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کے ساتھ غلط وعدے کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اے لوگو سنو اور ساری دُنیا کو سناؤ کہ وہ آنے والا آ چکا اور اس کی جماعت ساری دُنیا میں پھیل چکی کیونکہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ یہ انسانی آنکھوں کی غلطی ہے کہ اسے شناخت نہ کر پائیں۔ وہ خدا کا پیارا سیّد المرسلین خاتم النبیین فخر الاولین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی غلامی میں اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو کر اور خدا تعالیٰ سے روح القدس لے کر سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک جسم میں چودھویں صدی کے سر پر آیا۔ وہی زمانے کا عیسیٰ اور وقت کا مہدی ہے اور تمام انبیاءِ سابقہ کا اپنے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں کامل بروز ہے۔ وہی عیسیٰؑ ہے وہی کرشنؑ ثانی ہے وہی بدھؑ ہے اور وہی زرتشتؑ ہے۔ اور سب سے بڑھ کر وہی مسیح الزمانؑ ہے جس کی پیشگوئیاں آدمؑ سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء نے کیں۔ اس کا مقام اتنا عظیم الشان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کی آمد کو اپنی بعثتِ ثانی قرار دیا۔

اَب دینِ اسلام کا غلبہ اس کی جماعت کے ذریعہ مقدّر ہو چکا ہے۔ اَب دُنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی خدا۔ اور ایک ہی کتاب یعنی قرآن مجید اور ایک ہی ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی ہو گا جس پر تمام دنیا درود و سلام بھیجے گی کیونکہ یہ دونوں جہان خدا تعالیٰ نے اسی محبوب محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بنائے ہیں۔

چودھویں صدی گذرنے کے بعد غیر احمدی حضرات اب کس کو پیش کریں گے بنی اسرائیل والا عیسیٰؑ تو دو ہزار سال ہوئے فوت ہو گیا۔

جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور مسلمانوں کے بعض غلط عقائد کی تردید کی تھی تو اُن کے خلاف اس زمانے کے بھی تقریباً دو سو اسّی علماء نے کُفر کے فتوے تیار کئے تھے اور ردّ ابلیس جیسی کتابیں لکھی تھیں۔ لیکن چھٹی صدی گذرنے کے بعد سب نے ان کو مجدّد مان لیا اور اَب غوثِ اعظم اور پیرانِ پیر کہہ کر پکارتے ہیں۔ چودھویں صدی گذرنے کے بعد بھی یہی ہونے والا ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کو ہی سب نے عیسٰی اور مہدی اور مجدّدِ اعظم کہنا ہے اِسی لئے حضورؑ نے فرمایا ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسٰے پکاریں گے مجھے
اَب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

لیکن اب ایمان لانے میں اُس آنے والے وقت کی نسبت زیادہ ثواب ہے۔ اِس لئے بڑا خوش قسمت ہے وہ انسان جو چودھویں صدی ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپاہیوں میں داخل کر لے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ تمام دُنیا کو آپؐ کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے ٭

بیوقوف بُوڑھا

چینی زبان میں ایک لوک کہانی ہے جس کا نام ہے

"وہ بیوقوف بوڑھا جس نے پہاڑوں کو ہلا دیا۔"

یہ ایک ایسے بوڑھے سے متعلق ہے جو بہت مدّت ہوئی شمالی چین میں رہتا تھا اور شمالی پہاڑ کا بیوقوف بوڑھا پکارا جاتا تھا۔ اس کے گھر کا مُنہ جنوب کی جانب تھا اور اس کے دروازے پر تائی ہانگ اور ٹینگو نامی دو بڑے پہاڑ تھے جو اس کے گھر کے راستے میں حائل تھے۔ ایک دن وہ مصمّم ارادے کے ساتھ اپنے بیٹوں کے ہاتھوں میں کدالیں دے کر ان پہاڑوں کو کھودنے اور اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے چل پڑا۔ اس علاقے کے ایک دوسرے آدمی نے جو عقلمند بوڑھے کے نام سے مشہور تھا اسے پہاڑوں کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر ازراہِ تمسخر کہا "کتنے احمق ہو تم دو چار آدمی اتنے بڑے پہاڑ کو کس طرح کھود سکو گے؟" احمق بوڑھے نے جواب دیا "جب مَیں مر جاؤں گا تو میرے بیٹے یہ کام جاری رکھیں گے۔ جب وہ مر جائیں گے

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات

پیارے بچّو! آپ کی معلومات کا امتحان لینے کے لئے چند سوالات دیئے جا رہے ہیں۔ تمام سوالات کے صحیح جوابات دینے والے چار بہن بھائیوں کو ان کی کامیابی پر "مکتبۂ کلیم" کی جانب دو کتابیں انعام میں دی جائیں گی۔ چار سے زیادہ صحیح جواب دینے والوں کا قرعہ اندازی کے ذریعہ نام نکالا جائیگا اپنے جوابات پاسپورٹ سائز کی تصویر کے ساتھ پورا پتہ لکھا ہوا جوابی لفافہ کے ساتھ اس پتہ پر ارسال کریں:-

کلیم اشرف کلیمی۔ انچارج "چیلنج" مکتبۂ کلیم۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی ۳۸

(۱) نشانِ حیدر کب جاری ہوا؟ سب سے پہلے کس کو دیا گیا؟

(۲) اُردو کو کب قومی زبان کا درجہ دیا گیا؟ (سن اور تاریخ لکھئے)

(۳) احمدؐ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہے بتائیے یہ قرآن میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟

(۴) پہلی شملہ کانفرنس کس سن میں ہوئی؟ اور دوسری کس تاریخ کو ہوئی تھی؟

(۵) بتائیے "پاکستان" کا مطلب کیا ہے؟

(۶) بابائے اُردو، بابائے قوم اور قائدِ عوام یہ کن بڑی شخصیتوں کے خطاب ہیں؟

(۷) حضرت خالد بن ولیدؓ کے بعد اسلامی لشکر کے دوسرے سپہ سالار کون تھے؟

(۸) بتائیے دُنیا میں کونسی زبان زیادہ بولی جاتی ہے؟

(۹) دُنیا کی سب سے پُرانی یونیورسٹی کا نام بتائیے؟

(۱۰) "تشحیذ الاذہان" کے معنی کیا ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد کلیم محمود۔ کراچی

دُنیا کا سب سے بڑا موجد
ایڈیسن

ایڈیسن امریکہ کا سب سے بڑا موجد اور ہردلعزیز انسان تھا۔ اس نے کوئی ایک ہزار ایجادیں کیں۔ وہ مسلسل سعی و کوشش کا ایک کامیاب پیکر تھا اور تقریباً ہر مسئلے پر قوم کو بہترین مشورے دیتا تھا۔ وہ میلان (اوہایو) میں ۱۱ فروری ۱۸۴۷ء کو پیدا ہوا۔ ابھی وہ بچّہ ہی تھا کہ اس کے والدین مچیگن چلے گئے یہاں ایڈیسن نے سب سے پہلے گرینڈ ٹرنک ریلوے پر ایک اخبار فروش کی حیثیت سے کام شروع کیا کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ ایک مال گاڑی میں اپنا ایک ذاتی اخبار چھاپنے لگا۔

اس کے بعد تار برقی کی طرف توجہ کی لیکن ایک اعلےٰ درجے کا پیغامبر بننے سے بھی اس کا اطمینان نہ ہوا۔ یہاں اس نے ایک آلہ ایجاد کیا جس سے کسی پیغامبر کی مدد کے بغیر دوسری لائن پر بھی پیغامات بھیجے جا سکتے تھے۔ اس کے بعد اس نے ایک چاند رُخ کا تار ایجاد کیا اور چلتی ہوئی ٹرینوں کو پیغام پہنچانے کا ایک طریقہ بھی دریافت کر لیا۔

۱۸۸۶ء میں ایڈیسن نے ایک گھریلو لیبارٹری کے ساتھ ضروری آلات بنانے کا ایک کارخانہ "منیلو پارک" (نیوجرسی) میں قائم کیا جس کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ یہاں ۴۵ سال تک اس نے برابر محنت و مشقت کی۔

ایڈیسن کی سب سے زیادہ مشہور ایجادوں میں سے چند یہ ہیں۔ فونوگراف۔ مائیکروفون۔ میموگراف۔ ٹیلیفون کے لئے کاربن کا پیغام رساں اور سب سے بڑی نعمت جو اس نے نوعِ انسان کو دی وہ بجلی کا بلب ہے جس کے لئے اس نے سالہا سال تک نہایت صبر سے کام کیا اور اسے بار بار ناکامی ہوئی لیکن اس نے ہمّت نہ ہاری اور آخرکار

(باقی صفحہ ۳۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم ادب

"خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو"

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی بیش قیمت نصیحت فرمائی ہے اگر تم دین کی خدمت کروگے تو خداوند تعالےٰ ہر قسم کے فضل تم پر نازل کرے گا۔

خدمتِ دین کے ذریعہ فضلِ الٰہی کو حاصل کرنے کی تڑپ اپنے اندر رکھی ہے تو اسے پورے جوش کے ساتھ ادا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے تا جب امام آواز دے تو کسی شخص کو اِس وجہ سے پیچھے نہ ہٹنا پڑے کہ وہ اس کے لئے تیار نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :-

"مَیں پھر کہتا ہوں کہ سُست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دُنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے لیس الانسان الّا ماسعیٰ۔ اِس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جدّوجہد سے کام کرے۔ لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دُنیا کو مقصود بالذات نہ بنا لو، دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دُنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۹۲)

دین کی خدمت کرنی چاہیئے مگر کسی قسم کے معاوضے کا خیال دِل میں نہ لائے اگر ہم بے غرضانہ خدمت کریں گے تو یہی خدمت خدا کے افضال کی جاذب ہو گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمیں بتاتا ہے کہ آپ مخلوقِ الٰہی کی خدمت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس طرح ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ غرباء کی دیکھ بھال کرنے، بھوکوں کو کھانا کھلانے اور مختلف قسم کے بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے لوگوں کے بوجھ ہلکا کرنے میں آپؐ نے دُنیا میں عدیم المثال نمونے پیش کئے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب تمام انسان خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو وہ بعض لوگوں سے کہے گا کہ اے میرے بندو! مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ مَیں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑے پہنائے مَیں بیمار ہوُا تو تم نے میری تیمارداری کی اِس لئے جاؤ اور میری جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ بندے کہیں گے توبہ توبہ! بھلا ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم تجھے کھانا کھلاتے یا پانی پلاتے یا کپڑے پہناتے یا بیماری پر تیری عیادت کرتے۔ تُو تو اِن باتوں سے پاک ہے۔ وہ فرمائے گا۔ یہ درست ہے لیکن جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھانا کھلایا تو گویا مجھے ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی طرح جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ پیاسا تھا اور تم نے اسے پانی پلایا تو گویا تم نے مجھے ہی پانی پلایا۔ اِسی طرح جب تم نے ایک ننگے کو کپڑا پہنایا ایک بیمار کی تیمارداری کی تو تم نے ایک بندے کو کپڑا نہیں پہنایا یا ایک بندے کی تیمارداری نہیں کی بلکہ درحقیقت تُو نے مجھے کپڑا پہنایا اور میری تیمارداری کی اِس لئے جاؤ اور میری جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

پس ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ جہاں دوسرے احکامِ الٰہی کو بجا لائے وہاں اس کی مخلوق کی خدمت کو بھی ہمیشہ ایک مقدس فرض سمجھے کہ یہ بھی خدمتِ دین ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک ایک دشمن کے لئے بھی دعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔" (الحکم جلد ۶ صـ ۲۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

(سیّد تنویر احمد شاہ۔ ربوہ)

بے رحمی کا صِلہ

ایک کسان تھا اس نے اپنے ایک کھیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کنگنی بوئی۔ اسی کھیت میں ایک کیکر کا درخت تھا اس درخت پر ایک فاختہ نے ایک گھونسلا بنایا ہوا تھا وہ اس گھونسلے میں اپنے بچّوں کے ساتھ بڑی راضی خوشی رہتی تھی۔ کنگنی بڑی ہو چکی تھی اور اس میں پھل بھی لگ گیا تھا۔ فاختہ درخت سے اُڑتی اور بہت سی کنگنی لا کر اپنے بچّوں کو کھلاتی اور خود بھی کھاتی۔ اس کے بچّے کافی خوراک کھانے کے بعد اب کافی موٹے ہو چکے تھے لیکن ابھی تک انہیں پَر نہیں اُگے تھے کہ وہ اُڑ سکتے۔ ایک دن کسان نے دیکھا فاختہ نے کافی اناج ضائع کر دیا ہے تو کسان نے فاختہ کو پکڑ لیا اور کہنے لگا کہ میں فاختہ کو تھانے میں لے جا کر اسے پٹواؤں گا کیونکہ اس نے میرا بہت نقصان کیا ہے۔ فاختہ بے چاری نے بہت منّتیں کیں کہ کسان اسے چھوڑ دے اور وہ آئندہ اس کا اناج خراب نہیں کرے گی۔ لیکن کسان بھلا کہاں چھوڑنے والا تھا اور نہ ہی چھوڑا اور تھانے کی طرف چل دیا۔ فاختہ بے چاری رو رہی تھی کہ نہ جانے اب اس کے ساتھ کیا ہو گا اور خدا تعالےٰ سے رحم کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ کسان فاختہ کو پنجرے میں بند کئے لے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک بکریوں والا ملا جو کہ بکریاں چرا رہا تھا۔ جب فاختہ کو تھانے سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو اس نے بکریوں والے سے درخواست کی کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچّے ہیں جو کہ ایک درخت پر گھونسلے میں رہتے ہیں ان کی سنبھال کرنے والا کوئی نہیں۔ اگر اندھیری آ گئی تو وہ ہَوا میں اُڑ جائیں گے۔ اور اگر برسات آ گئی تو سردی سے ٹھٹھر کر مَر جائیں گے۔ خدا کے لئے مجھے اس بے رحم کسان سے چھڑائیے۔ بکریوں والے کو فاختہ پر رحم آ گیا اس نے کسان کو فاختہ چھوڑنے کے عوض ایک بکری دینے کو کہا لیکن کسان نہ مانا فاختہ بے چاری اَب گڑگڑا کر خدا کے حضور دعائیں کرنے لگی آگے چل کر راستہ میں ایک اُونٹوں والا آیا فاختہ نے اسے بھی ظالم کسان سے بچانے کے لئے کہا اس نے بھی فاختہ کو چھوڑنے کے عوض ایک اُونٹ کسان کو دینے کے لئے کہا لیکن کسان پھر بھی نہ مانا۔ اب بے چاری فاختہ کا بھی کوئی بس نہ چلتا تھا اور تھانہ قریب سے قریب آ رہا تھا۔ اب فاختہ کے پاس پٹائی سے بچنے کے لئے سوائے دعاؤں کے اَور کچھ بھی نہ تھا۔ جتنی دعائیں مانگ سکی مانگتی رہی۔ اب کسان تھانہ میں پہنچ چکا تھا تھانے والوں نے کسان سے پوچھا کہ کس کام کو آئے ہو۔ کسان نے سارا قِصّہ سُنایا اور کہا کہ اس فاختہ کو جیل میں دے دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن تھانے والوں نے کہا کہ بغیر اجازت جانور پکڑنا سخت جُرم ہے اِس لئے آپ ہمارے مُجرم ہیں پولیس نے کسان کو پکڑ لیا اور فاختہ کو جھانجریں پہنا کر چھوڑ دیا۔ اب فاختہ بہت خوش تھی اور یہ کہتی ہوئی اپنے گھونسلے کی طرف اُڑ گئی کہ کسان کو بندھا آئی جھانجریں پہن آئی اور کسان دل ہی دل میں بہت شرمندہ ہو رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ کاش مَیں نے فاختہ کو پہلے ہی کیوں نہ چھوڑ دیا ہوتا۔

دیکھا پیارے بہن بھائیو بے رحمی کا صِلہ۔ اگر کسان پہلے ہی رحم کر کے فاختہ کو چھوڑ دیتا تو نوبت کسان کے پھنسنے تک نہ آتی۔ (نسیم اقبال گوندل۔ گوٹھ احمدیہ)

ایکسیڈنٹ (ایک سچا واقعہ)

عنوان پڑھتے ہی آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ کسی کار یا بس، سکوٹر یا کار، کار یا ٹرک کا ایکسیڈنٹ ہو گا مگر یہ ان میں سے کسی کا بھی نہیں بلکہ یہ ایک چڑیا اور ٹرک کا ایکسیڈنٹ ہے۔

گرمیوں میں ایک دن چلچلاتی دُھوپ میں مَیں اور میرا دوست کسی کام کے لئے سڑک کے ساتھ ساتھ چلے جا رہے تھے۔ پٹرول کا غول سڑک کے کنارے دانا دنکا چُن رہا تھا کہ ایک ٹرک کافی تیز رفتار سے آ رہا تھا اُس نے ہارن دیئے۔ چڑیوں کے ایک جوڑے کے سوا سب اُڑ گئیں۔ جب ٹرک نزدیک آیا اور وہ اُڑنے لگے تو اس کشمکش میں ایک ٹرک سے بالکل سامنے سے ٹکرائی اور بے ہوش ہو کر تپتی سڑک پر گر گئی۔ ہم بھاگ کر گئے اور اس کو اُٹھایا۔ اس کی سانس بہت آہستہ چل رہی تھی۔ ہم اسے پانی کے ایک نل پہ لے آئے اور اسے پانی پلانے کی کوشش کرنے لگے مگر اس کی چونچ بہت مضبوطی سے بند تھی۔ ہم نے بڑی مشکل سے منہ کھول کر چند پانی کے چند قطرے چونچ میں ڈالے مگر وہ ہوش میں نہ آئی۔ ہم اسے ساتھ لے کر چلتے رہے اور اس کے پروں کو کھول کر پھونکیں مارتے رہے۔ اب ہم ایک کھیت میں مُڑے اس میں ایک کھال (پانی دینے والی نالی) بہہ رہا تھا۔ پانی قدرے ٹھنڈا تھا مَیں نے کہا کیوں نہ اسے پانی پر تیرائیں۔ ایک دو منٹ تک اسے پانی پر ہاتھ میں رکھ کر بیٹھے رہے۔ کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں ہم نے اسے چھوڑ دیا وہ اُڑ کر درخت پر جا بیٹھی اور چہچہانے لگی۔ (سعید نعیم۔ گوجرانوالہ)

شاعر و مشاعرہ

شاعر حضرات بھی کیا خوب ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر کسی کی تعریف کرنے پہ آتے ہیں تو اسے آسمانوں پر لے جاتے ہیں اور اگر کسی کے پیر (خلاف) پڑ جائیں تو آسمانوں سے اُٹھا کر زمین کے سب سے نچلے کونے میں پھینک دیتے ہیں۔

لکھنؤ میں اکثر و بیشتر مشاعرے ہوُا کرتے تھے۔ شعراء دور دراز سے اپنا کلام سُنانے اور داد حاصل کرنے کے لئے آتے انہیں میں سے ایک شاعر جن کا تخلّص پھُول تھا وہ دہلی سے تشریف لائے۔ مشاعرہ سے پہلے صدر کا انتخاب ہوُا۔ پھُول صاحب صدر چُن لئے گئے۔ مشاعرہ شروع ہوُا اور شاعر آکر اپنا کلام سُناتے اور خوب داد حاصل کرتے۔ ایک شاعر صاحب آئے اور کچھ یوں شروع کیا ع

مسندِ عزّت پہ بیٹھے ہیں جو میاں پھول پھول

سامعین نے خوب داد دی اور ارشاد، مقرر کہنے لگے۔ وہ بار بار یہی مصرعہ کہتا اور لوگ پھر ارشاد، مقرر کہتے رہے۔ جب کافی مرتبہ کہہ چکا تو خود سے اگلا مصرعہ بولا ع

کان کاٹے ہیں خدا نے ناک کاٹے گا رسول

(یاد رہے کہ پھول صاحب کے دونوں کان تھوڑے تھوڑے کٹے ہوئے تھے)

اتنا کہنا تھا کہ سارا مشاعرہ زعفران زار بن گیا۔

(عابد سہیل۔ گوجرانوالہ)

بادشاہ کی عقلمندی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک غریب کسان کا لڑکا پکوڑے بیچتا تھا۔ اس کی ماں اسے روزانہ پکوڑے بنا دیتی اور وہ بازار میں جا کر بیچتا۔ ایک دن جب وہ پکوڑے بیچ کر گھر واپس آ رہا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ سخت گرمی تھی۔ وہ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ درخت کے نیچے ایک پتھر پڑا ہوُا تھا۔ وہ لڑکا اس پتھر کے سہارے بیٹھا ہوُا تھا وہاں اُسے نیند آ گئی۔ چند گھنٹے کے بعد وہ بیدار ہوُا اور اپنے پکوڑے والے تھال میں دیکھا اس میں پیسے موجود نہ تھے۔ وہ سخت پریشان ہوُا کہ کون اس تھال سے پیسے اُٹھا کر لے گیا ہو گا۔ وہ بےچارہ سوچ رہا تھا کہ جب مَیں گھر جاؤں گا تو میری ماں مجھے مارے اور پیٹے گی۔ وہ یہ سوچ کر بادشاہ کے محل کی طرف چل دیا۔ بادشاہ کو اپنا سارا ماجرا سُنایا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ تم وہ پتھر لے آؤ جس پہ تمہیں نیند آ گئی تھی لڑکا بڑی مصیبت سے وہ پتھر لے آیا لوگ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور بہت سے لوگ بادشاہ کے محل میں داخل ہونے لگے کہ بادشاہ تو بےوقوف ہے وہ پتھر سے کیا پوچھے گا اور وہ اس سے کیا کرے گا۔ تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ بادشاہ نے اپنے نوکر کو بُلایا اور اس سے کہا کہ ایک پیالے میں پانی بھر کر اُس دروازے میں کھڑے ہو جاؤ نوکر اُس دروازے پر کھڑا ہو گیا اور لوگوں سے کہا کہ تم بغیر اجازت اندر داخل ہو گئے ہو اِس لئے تم پر دو دو پیسے جرمانہ ہے۔ دو دو پیسے اس پانی والے پیالے میں ڈالتے جاؤ اور باہر چلے جاؤ۔ لوگوں کو بادشاہ کی بات ماننی پڑی اور اسی طرح وہ باہر نکلتے گئے۔ ایک آدمی نے اس پانی والے پیالے میں پیسے ڈالے تو پانی تیل کی شکل اختیار کر گیا۔ بادشاہ نے اس آدمی کو پکڑ لیا اور اس سے پوچھا کہ چوری تم نے کی ہے وہ آدمی مان گیا کہ ہاں اس لڑکے کی چوری مَیں نے کی ہے۔ لوگ حیران تھے کہ بادشاہ کو چور کا کیسے پتہ چلا۔ بادشاہ نے کہا کہ پکوڑوں میں تیل تھا اور اس کے پیسوں پر بھی تیل لگا ہوا تھا جب اس نے چوری والے پیسے ڈالے تو پانی تیل کی شکل اختیار کر گیا۔ بادشاہ نے تمام پیسے اُس لڑکے کو دے دیئے۔ اس لڑکے نے اللہ کا شکر ادا کیا اور گھر چلا گیا۔ بادشاہ کی یہ عقلمندی دیکھ کر لوگ عش عش کر اُٹھے۔ اور جب کسی کی چوری ہوتی تو چور پکڑنے کے لئے بادشاہ سے مشورہ کرتے۔ (محمد اعظم۔ اوچ شریف)

اللہ تعالیٰ نے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے
وعدہ فرمایا کہ
مَیں تیرے ماننے والوں کو دُنیا کے اُستاد بناؤں گا

پیارے بچو!
دُنیا کے اُستاد بننے کے لئے
عالی دماغ ہونا ضروری ہے
اور دماغ کو طاقت دینے کیلئے
مقوّی دماغ گولیاں
ازحد مفید ہیں
اچھے طالبِ علم اور ذہنی کام کرنیوالے
ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں
آپ بھی یہ گولیاں استعمال کیا کریں
تاکہ جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم

ہر جا بکھری تھی ہریالی ❊ کوئل اُڑتی ڈالی ڈالی
نغمے سُن کے البیلے سے ❊ کتنا خوش تھا باغ کا مالی
پھول خوشی سے جھوم رہے تھے ❊ کانٹوں کا مُنہ چوم رہے تھے
پہن کر رنگ برنگے کپڑے ❊ بچّے بالے گھوم رہے تھے
مَیں کہ غربت نام تھا میرا ❊ پیچھے ہٹ کے دُور کھڑا تھا
پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ❊ سارا منظر دیکھ رہا تھا
اِک بچّے نے پھول کو توڑا ❊ کانٹوں نے جو رستہ روکا
آنکھ میں بھر کے آنسو کتنے ❊ پھول نے بڑھ کے اُس کو ٹوکا
ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ میرے بھائی ❊ چھوڑ دو مجھ کو چیز پرائی
چلتا ہوں مَیں چھوڑ کے تجھ کو ❊ تیری صحبت راس نہ آئی
پھول کو بچّے نے پکڑ کر ❊ دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر
توڑ کے پتّیاں اس کی ساری ❊ چل رہا تھا وہ اکڑ کر
توڑ کے پتّی پتّی اُس نے ❊ پھول کو کیا زخمی اُس نے
پھول تھا سُندر کتنا پیارا ❊ اُس کی خوشبو لُوٹی اُس نے
مَیں کہ غربت نام تھا میرا ❊ پیچھے ہٹ کے دُور کھڑا تھا
دیکھ کے منظر آگے آیا ❊ پھول کو تھاما، تھام کے چُوما
غم کے آنسو، غم کے قطرے ❊ اُس کی آنکھوں سے یُوں ٹپکے
جیسے خالد جھیل کسی میں ❊ رم جھم۔ رم جھم بادل برسے

عبدالکریم خالد۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطائف

دو دوست شاہد اور وحید اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں کی خوب بڑھ چڑھ کر تعریفیں بیان کر رہے تھے :-

وحید :- شاہد ! ہمارے مکان کی چھت سے تو کئی کئی میل دُور کی چیزیں بالکل صاف دکھائی دیتی ہیں۔

شاہد :- اور وحید ہمارے مکان کی چھت سے تو چاند ستارے بالکل صاف دکھائی دیتے ہیں جو یہاں سے کروڑوں میل دُور ہیں۔

~~~~~~~~~~~~~~

افسر :- (ملازم سے) یہ تو بتاؤ کہ تمہارے والد کا نام کیا ہے ؟

ملازم :- بجلی دین۔

افسر :- (حیرت سے) کیا ؟ بجلی دین۔ وہ کیسے ؟

ملازم :- نام تو پہلے چراغ دین تھا مگر سائنس کی ترقی کی وجہ سے اَب بجلی دین ہو گیا ہے۔

~~~~~~~~~~~~~~

دو دوست شاہد اور پرویز وعظ سُنکر واپس آ رہے تھے راستہ میں پرویز شاہد سے بولا " اَماں شاہد میرے ساتھ جو شخص بیٹھا تھا بڑا ہی بدتمیز تھا۔ آیا تو وعظ سُننے تھا مگر پڑا مزے سے سوتا رہا۔ اگر سونا ہی تھا تو آیا ہی کیوں تھا۔" شاہد بولا "ہاں پرویز واقعی بدتمیز تھا وہ تو اتنی زور زور سے خرّاٹے لے رہا تھا کہ اس کے خرّاٹوں سے اکثر میری آنکھ بھی کُھل جاتی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~

ڈاکٹر :- (مریض سے) مَیں نے جو کھانا تمہیں کھانے کو کہا تھا کیا تم نے وہ کھایا ؟

مریض :- حضور ! کوشش تو بہت کی مگر افسوس کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

ڈاکٹر :- (حیرانی سے) کیا بیوقوفی ہے۔ مَیں نے کہا تھا جو کھانا تمہارا بچّہ کھاتا ہے وہی کھانا۔ کیا تم سے اتنا بھی نہ ہو سکا ؟

مریض :- حضور ! مگر میرا بچّہ تو مٹی، ریت، کپڑا، ربڑ، چُونا، سیمنٹ اور کوئلے کھاتا ہے۔

~~~~~~~~~~~~~~

دو دوست شاہد اور پرویز وعظ سُنکر

پرویز :- (اپنی گھڑی کا ٹائم درست کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے دوست شاہد سے) تمہاری گھڑی ریڈیو سے ملی ہوئی ہے یا ٹی۔وی سے۔

شاہد:- میری گھڑی نہ ریڈیو سے ملی ہوئی ہے اور نہ ٹی۔وی سے بلکہ مجھے تو یہ سُسرال سے ملی ہوئی ہے۔

(مرزا مظفر احمد۔ حیدر آباد سندھ)

ایک دفعہ ایک عورت کے گھر "کال بیل (CALL BELL) تھی جسے ہر وقت چھوٹے چھوٹے بچّے بجاتے رہتے تھے۔ ایک دن اسنے ارادہ کیا کہ مَیں ڈنڈا لے کر دروازے پر کھڑی ہو جاتی ہوں جو بچّہ آئے گا اس کے سر میں ڈنڈا ماروں گی۔ عین اسی وقت اس کا شوہر آیا اور کال بیل بجائی۔ اُس عورت نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً اس کے سر پر ایک ڈنڈا برسا دیا۔ شوہر نے جو درد سے بلبلا کر دروازے میں دیکھا تو بیگم صاحبہ کھڑی کہہ رہی تھیں "آپ نے اِسی وقت نمودار ہونا تھا تو بتا دیتے۔ (ناصرہ بشیر۔ کھاریاں)

دندان ساز:- مجھے افسوس ہے محترم لیکن کیا کروں مجھے آپ کے بچّہ کے دانت نکالنے کی اُجرت دس روپے طلب کرنی ہو گی۔

آدمی:- کیا کہا دس روپے! آپ نے پہلے اُجرت تو صرف دو روپے بتائی تھی۔

دندان ساز:- ہاں آپ نے ٹھیک کہا۔ لیکن آپ کا بچّہ دانت نکلواتے وقت اتنی زور سے چیخا کہ میرے چار مریض پریشان ہو کر بھاگ گئے۔ (مدثر احمد۔ ڈوگ روڈ)

ایک جاسوس (اپنے چیف افسر سے) جناب! اُن کے آدمی ہمارا پیچھا کر رہے تھے۔

ایک اَور جاسوس:- (پاس سے بولا) ارے اُن کے رکن کے۔ آدمی تو عورتوں کے ہوتے ہیں۔

(نعیم احمد عمران۔ ڈوگ روڈ)

بقیہ صفحہ ۲۱

بجلی کا بلب بنانے میں کامیاب ہُوا۔ اس نے "کینٹوسکوپ" بنایا جو ترقی پاکر آجکل "سینما" بن گیا اور ہم متحرّک تصویریں دیکھنے لگے۔ ایڈیسن نے اپنی ایجاد فونوگراف کو ترقی دے کر دونوں کو باہم ملا کر بولتی چلتی تصویریں بنائیں۔ نکل اور لوہے کی سٹوریج بیٹری بھی اِسی نے ایجاد کی۔ اس کا آخری کارنامہ یہ ہے کہ اس نے مصنوعی ربڑ بنانے کا طریقہ معلوم کر لیا۔

بنی نوع انسان کے لئے لاتعداد مفید ایجادات کرنے والا شخص خود قوّتِ سماعت سے محروم تھا۔ وہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو فوت ہُوا +

(سیّد کلیم محمود۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں

مجلس طفال الاحمدیہ خان پور

ہفتہ اطفال:- مورخہ ۱۶ جون سے ۲۲ جون تک کامیاب ہفتہ اطفال منایا گیا ہفتہ بھر میں روزانہ اجلاس عاملہ کا انعقاد، روزانہ تعلیمی کلاس، روزانہ نماز باجماعت، روزانہ فٹ بال کھیل اور دیگر علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ ان روزانہ باقاعدگی سے ہونے والے امور کے علاوہ اس ہفتہ کے دوران ایک بار پکنک منائی گئی۔ ایک اجتماعی وقارِ عمل ہوا اور ایک بار کلوا جمیعًا کا پروگرام ہوا۔ ۲۲ جون کو اختتامی اجلاس ہوا جس میں قائد مجلس مقامی قریشی غلام حیدر صاحب ارشد نے مجلس اطفال الاحمدیہ خان پور کے اطفال کو کامیاب ہفتہ منانے پر مبارکباد دی اور خوشی کا اظہار کیا۔

یوم والدین:- مورخہ ۲۳ جون کو یوم والدین کی تقریب منعقد کی گئی جس میں صدرِ جلسہ آغا خان نصیر احمد خان صاحب، پروفیسر ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آف صوبہ سرحد، قریشی غلام سرور صاحب مربّی اطفال، بشارت احمد صاحب معتمد مجلس اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ خان پور نے تربیتِ اولاد کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان کے علاوہ ۸ اطفال نے نظمیں اور مضامین پڑھے۔ آخر میں ہفتہ اطفال کے دوران علمی اور ورزشی مقابلے جیتنے والے اطفال کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

یوم آزادی:- ۱۴ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ خان پور کے زیرِ اہتمام یوم آزادی منعقد کیا گیا جس میں خدام کے علاوہ کئی اطفال نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اس موقعہ پر اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ آخر میں "کلوا جمیعًا" کے تحت (جملہ حاضرین سمیت) اطفال کو شیرینی کھلائی گئی۔

(ملک تنویر احمد سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ خان پور)

مجلس اطفال الاحمدیہ مریدکے

جلسہ یوم والدین:- ۱۰ ستمبر بروز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ مریدکے میں نہایت شان و شوکت سے جلسہ یومِ والدین منایا گیا پہلی دفعہ مسجد احمدیہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ مسجد کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ صدارت کے فرائض مربّی اطفال شیخ محمد عنایت اللہ صاحب انور نے سرانجام دئے اِس اجلاس میں ۱۰۰٪ اطفال، ۲۴ احباب اور ۱۵ مستورات نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز شاہد احمد صاحب نے تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا۔ ماسٹر مشتاق احمد صاحب نے نہایت خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ عہد اور گزشتہ اجلاس کی رپورٹ کے بعد صدر صاحب نے اِس اجلاس کی اہمیّت بیان کرتے ہوئے والدین کی توجہ تربیتِ اولاد کی طرف دلائی اور اجلاس کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کیا۔

سب سے پہلے اطفال کا ایک انعامی تقریری مقابلہ ہوُا موضوع تھا "والدین سے حُسنِ سلوک"۔ مندرجہ ذیل نونہالانِ احمدیت نے اِس میں حصّہ لیا۔

تنویر الٰہی صاحب، ندیم الٰہی صاحب، طارق سہیل صاحب، جمشید احمد صاحب اور سعید احمد صاحب۔

جج صاحب نے تنویر الٰہی صاحب کو اوّل، ندیم الٰہی صاحب کو دوم اور جمشید احمد صاحب کو سوم قرار دیا۔ بعدازاں تنویر الٰہی صاحب اور ندیم الٰہی صاحب نے مِل کر ایک نظم پیش کی۔ منصور الٰہی صاحب نے "ہمارا زندہ خدا" کے عنوان سے تقریر کی۔ پھر اطفال کا عام معلومات کا مقابلہ ہوُا۔ بعدازاں ہمارے بزرگ مقرر شیخ محمد بشیر صاحب آزاد سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ مریدکے نے نصائح کیں۔ پھر صاحبِ صدر نے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور آخر پر نہایت اثر انگیز صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا اور یوں یہ اجلاس دعا پر نہایت خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوُا۔

(نسیم احمد ناظم اطفال الاحمدیہ مریدکے)

بقیہ صفحہ ۱۹

تو میرے پوتے یہی کام کرتے رہیں گے اور ان کے بعد ان کے بیٹے اور پوتے پہاڑوں کو کھودتے رہیں گے اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا۔ اگرچہ پہاڑ اونچے ہیں مگر یہ مزید اُونچے نہیں ہو سکتے۔ انہیں آہستہ آہستہ کھودتے رہنے سے ایک دن انہیں زمین کی سطح کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے"۔ عقلمند بوڑھے کی نصیحت کو نظرانداز کر کے وہ ہر روز اپنے بیٹوں کے ہمراہ پہاڑ کھودنے جاتا خدا اسکی قوّتِ ارادی سے بڑا متاثر ہوُا۔ اس نے دو فرشتے بھیجے جو پہاڑوں کو اپنی پیٹھ پر لاد کر دُور چھوڑ آئے"۔ (چینی سے ترجمہ)

کولمبس خان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۵ اخاء ۱۳۵۱ھ ش (۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں شروع ہو کر ۷ اخاء ۱۳۵۱ھ ش (۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں ۱۱۳ مجالس کے ۱۹۷۶ اطفال نے شرکت کی جبکہ گذشتہ سال ۱۱۱ مجالس کے ۲۰۰۶ اطفال شریک ہوئے۔

پہلا دن ——— ۵ اخاء ۱۳۵۱ھ ش

معائنہ و ہدایات:۔ مورخہ ۵ اخاء ۱۳۵۱ھ ش کو اطفال ایوانِ محمود کے سامنے نمازِ فجر کے بعد جمع ہونے شروع ہو گئے۔ تمام اطفال کو دفتر بیرون سے ٹکٹ حاصل کرنے کے بعد پنڈال میں اپنی اپنی جگہ بیٹھنے کی اجازت دی گئی۔ اِس دفعہ پنڈال انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کے احاطہ میں لگایا گیا تھا۔ جب تمام اطفال اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو محترم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے مقامِ اجتماع کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا اور اطفال کو ابتدائی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"آپ بچے کسی دنیوی غرض کے لئے تشریف نہیں لائے نہ کسی میلہ میں آئے ہیں آپ یہاں تین دن دعاؤں ذکرِ الٰہی اور بزرگوں کی باتیں سُننے میں گزاریں گے۔ کچھ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔ سب سے بڑھ کر اپنے پیارے امام کی زیارت اور روح پرور کلمات سے مستفیض ہوں گے۔ اِس لئے تمام پروگراموں میں نظم و ضبط کے ساتھ حصّہ لیں۔ کوئی تکلیف ہو تو منتظمین کو بتائیں اور صبر سے کام لیں اور تمام باتیں خاموشی سے سُنیں۔"

ہدایات کے بعد اطفال کو نظم و ضبط کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے مقامِ اجتماع میں لے جایا گیا۔ اطفال قطاروں میں اپنی اپنی مجالس کے جھنڈے اُٹھائے ہوئے صَلِّ عَلٰی پڑھتے ہوئے پہنچے۔

افتتاح:۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر ۱۱½ بجے شروع ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطاب اور افتتاحی دعا کے بعد تمام اطفال نظم و ضبط کے ساتھ واپس اپنے مقامِ اجتماع میں پہنچے۔ کھانے اور نمازِ ظہر و عصر کے بعد تقریری مقابلہ معیار صغیر اور پرچہ دینی معلومات ہوا۔ مغرب سے قبل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں لمبی دوڑ اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تلقینِ عمل کے پروگرام میں محترم محمد اسلم صاحب صابر مہتمم اطفال نے قیامِ احمدیت کا پس منظر اور مختصر تاریخ کو بیان کر کے اطفال کو اپنے مقام کی اہمیت کا احساس دلا کر مستقبلِ قریب میں پڑنے والی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اِس ضمن میں آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات کی روشنی میں بتایا کہ آئندہ بیس پچیس سال کے اندر دنیا اسلام اور احمدیت کی طرف کثرت سے رجوع کریگی اِس لئے آج کے اطفال اس وقت ان کے معلّم ہو کر ان کی رہنمائی کے ذمّہ دار ہوں گے۔ اِس لئے ان کو آج سے ہی اس وقت کا احساس کر کے پورے جذبہ، جوش اور دلچسپی سے اسلامی تعلیمات سے اپنے آپ کو روشناس کرنا چاہیئے تا وہ اس عظیم ذمّہ داری کو احسن رنگ میں ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

تقریری مقابلہ (معیار کبیر):۔ تلقینِ عمل کے پروگرام کے بعد مقابلہ تقریر (معیار کبیر) بڑے جوش و خروش کے ساتھ شروع ہوا۔ قارئین کے لئے یہ امر دلچسپی کا باعث ہوگا کہ ہمارے بچّوں نے ہر دو معیاروں کے تقریری مقابلوں میں اتنے شوق اور جوش و خروش کا مظاہرہ کیا اور اتنی کثرت سے شامل ہوئے کہ وقت کے اندر اِس پروگرام کو مکمل کرنا مشکل ہو گیا۔ اس کے باوجود بہت سے بچّوں کو خواہش رکھنے کے باوجود مقابلہ میں شریک ہونے کا موقعہ نہ دیا جا سکا۔ تقاریر کے لئے یہ عنوان مقرر تھے:۔

۱۔ سچائی ۲۔ صفائی ۳۔ ہمارا وطن ۴۔ محنت کی عادت ۵۔ قرآن مجید

بعض بچّوں کا اندازِ تقریر اتنا پیارا تھا کہ سامعین عش عش کر اُٹھے۔ منصفین حضرات نے بھی ان کی بہت تعریف کی۔ خاکسار راقم الحروف کو بار بار خیال آتا تھا کہ جن جماعتوں کے بچّے اِس اجتماع میں شرکت سے محروم رہے ہیں وہ بہت سے فوائد اور برکات سے محروم ہو گئے ہیں۔ کاش! ان کے والدین اور جماعتوں کے عہدیداران اِس بات کا احساس کریں اور اپنے بچّوں کو معمولی عذر کی بناء پر اس قسم کے دینی اجتماعات میں شرکت سے محروم نہ رکھیں۔

رات آٹھ بجے پہلے دن کے پروگرام ختم ہوئے۔ مہمان اطفال نے کھانا کھایا اور تسبیحات پڑھتے ہوئے سو گئے۔

دوسرا دِن ——— ۱۳۵۱ھ ش

دوسرے دن فجر کی نماز اور درسِ قرآن کریم کے بعد پنڈال کے اندر ہی تمام اطفال کو اجتماعی ورزش کرائی گئی۔ ناشتہ کے دَوران مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے۔ ناشتہ کے بعد رسّہ کشی، کبڈی اور فٹ بال کے مقابلے بھی ہوئے۔

خطاب صدرِ مجلس:۔ ساڑھے نو بجے صُبح جناب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اطفال کے اجتماع میں تشریف لائے اور آپ نے بچّوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"اگر اِس دنیا پر غور کریں اور اپنے متعلق سوچیں تو دو چیزیں نظر آتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہمارے درمیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ فرض ہیں دوسرے ہمارے کچھ حقوق ہیں۔ زندگی میں باہم فرض ادا کر رہے ہوتے ہیں یا حق کا فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں مثلاً تعلیم حاصل کرنا آپ کا حق ہے اِس کے لئے سکول اور کالج ہیں۔ اس میں آپ کا یہ فرض ہے کہ محنت کریں۔"

آپ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو پیدا کیا ہے ہمارے لئے ضروریات کا انتظام کیا۔ رہنے سہنے۔ کھانے پینے۔ درخت، خوبصورت نظارے، سمندر اور پہاڑ نیز بے شمار چیزیں پیدا کر رکھی ہیں۔ اگر سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جو اس نے اپنے بندے کے لئے پیدا کر رکھی ہیں اور اس کے فضلوں کو لکھنا شروع کر دیں تو سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں نہیں لکھی جا سکتیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو بے بہا نعمتیں ہم پر کی ہوئی ہیں تو اس کے بھی ہم پر حق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہمارے آقا حضرت محمد صلعم نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق نماز کی شکل میں ادا کرنے کی ہدایت کی۔ اِسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتیٔ نوح میں تحریر فرمایا ہے "جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ پس نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کیا جا سکتا ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے بعد آپ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پاک تعلیم کی روشنی میں اپنے پیارے بچوں کو یہ بھی بتایا کہ آپس میں کس قسم کے تعلقات رکھنے چاہئیں اور درست بنانے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

آپ نے حضورؑ کے اِس ارشاد کو سمجھانے کی خاطر ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر آپ نماز سے روکنے والے ساتھی کو چھوڑ دیں تو اس کے دو فائدے ہوں گے۔ اگر اسے آپ کی دوستی کی قدر ہو گی تو وہ بُرائی کو چھوڑ دے گا اور آپ بھی بُرائی سے بچ جائیں گے۔ آپ اِن باتوں کو یاد رکھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں"۔

صدرِ محترم کی تقریر کے بعد اطفال کے حسبِ ذیل مقابلے ہوئے:۔

۱۔ تلاوت قرآن کریم ۲۔ نظم ۳۔ حفظ نظم ۴۔ عام معلومات

اِن مقابلوں کے بعد اطفال نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ نمازِ جمعہ کی تیاری کی۔ جو کہ مسجدِ اقصیٰ میں ادا کی گئی۔ واپس آ کر اطفال پھر پنڈال میں جمع ہوئے اور "تبلیغِ اسلام کے ایمان افروز واقعات" کے موضوع پر بیرونِ پاکستان سے آنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغین محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر اور محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے خطاب فرمایا اور دورانِ تبلیغ بچوں سے متعلق نہایت دلچسپ اور مفید واقعات سنائے اور بتایا کہ دیگر ممالک کے احمدی بچوں کی بعض خوبیاں ایسی ہیں کہ ہمارے پاکستانی بچوں کو ان کی تقلید کرنی چاہیئے مثلاً مارشیس میں ایک دفعہ یومِ تبلیغ کے موقع پر بچوں کی مدد سے جماعت نے ایک ہی دن ہر گھر میں لٹریچر پہنچا دیئے۔ اسی طرح مارشیس کی خوبصورت ترین مسجد جو کہ احمدیہ مسجد ہے اس کی تعمیر کئی ماہ تک مسلسل وقارِ عمل کے ذریعہ مکمل ہوئی۔ اس میں مارشیس کے احمدی بچوں نے نمایاں کردار ادا کیا اور ریت ڈھونے کا مشکل کام جو بڑوں کے لئے بھی زیادہ تھکا دینے والا ہے وہ بچوں اور بچیوں نے نہایت عمدگی اور پھرتی سے سرانجام دیا۔ اس مسجد کی تعمیر اپنی مدد آپ کے اصول پر کی گئی ہے۔ مارشیس کی حکومت کے اعلیٰ عہدیداران نے بھی اس کی بہت تعریف کی اور تمام ملک کے لئے اس عمل کو قابلِ تقلید قرار دیا گیا۔

اس محفل کے بعد اذان کا مقابلہ ہوا۔ اس بار پھر اطفال کی دلچسپی اور جوش و خروش کے باعث مقررہ وقت سے زیادہ وقت صرف ہوا۔ اب مغرب کا وقت قریب تھا۔ اطفال کو نماز مغرب و عشاء کی تیاری کا وقت دیا گیا۔

اطفال کی عظیم خوش بختی:۔ نماز کے بعد تمام منتظمین و اطفال اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضور ایدہ اللہ تشریف لے آئے۔ مہتمم صاحب اطفال نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور منتظمین کا تعارف کرایا۔ حضور نے سب منتظمین کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ جب حضور سٹیج پر تشریف لائے تو تمام اطفال نے اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کے الفاظ سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور پھر فضا اللہ اکبر۔ احمدیت زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد اور انسانیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

تلاوت۔ عہد اور نظم کے بعد حضور نے اپنے پیارے بچوں کو روح پرور کلمات سے مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ آپ لوگوں سے نہایت اہم کام لینا چاہتا ہے تاکہ آپ اس کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اگر آپ نے یا ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد ہوں گے۔ ہم نے ساری دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنا ہے۔ تلوار یا ایٹم کے ساتھ نہیں بلکہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے اور لوگوں کے دلوں کو جیت کر سب سے بڑی طاقت اسلام کی ہے اس طرح آپ ایک عظیم طاقت ہیں۔ دینی علوم کے ساتھ دنیوی علوم میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ احمدیوں سے حسد کیا جاتا ہے کہ ان کو بڑے عہدوں پر کیوں لگایا جاتا ہے"۔ حضور نے فرمایا "میں کہتا ہوں کہ جب تک بڑے عہدوں پر پہنچنے کا معیار اہلیت ہے اس وقت تک احمدی بڑے عہدوں تک پہنچتے ہی رہیں گے"۔ حضور نے فرمایا "ہم خدمت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں آپ عہد کریں کہ دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ کر لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ وہ انقلاب لانا چاہتا ہے جس کے سامنے روس اور چین کے انقلاب کوئی اہمیت نہیں رکھتے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطاب کے بعد حضور نے دعا کرائی اور پھر مہتمم صاحب اطفال کی درخواست پر ایک فوٹو سٹیج پر موجود منتظمین کے ساتھ کھنچوا کر ان کی خوش بختی میں اضافہ فرمایا۔

ایک حسین منظر:۔ حضور پُر نور نے اِس موقعہ پر جس انداز سے اپنے پیارے بچّوں کے ساتھ شفقت و محبت کا اظہار فرمایا الفاظ اس کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ حضور ایدہ اللہ اچانک اپنے پیارے بچّوں کے درمیان جا کر کھڑے ہو گئے اور فوٹو گرافر سے فرمایا "اب فوٹو لو"۔ یہ ایک عجیب نظّارہ تھا جس کی کیفیت وہی جانتے ہیں جو اس وقت موجود تھے ؎

چاند بھی تاروں کے جھرمٹ میں نہیں اتنا حسیں ❊ جس قدر دلدادگاں میں دِلربائے قادیاں

اللہ اللہ امامِ ربّانی نے اپنی خداداد بصیرت سے سینکڑوں ناپختہ ذہنوں کو اپنے اِس عمل سے نہ جانے کتنی نفسیاتی الجھنوں سے بچا لیا۔ غور کرنے والے اِس واقعہ سے لُطف حاصل کریں گے۔ سچ ہے کہ امام کی نگاہ وہاں تک پہنچتی ہے جہاں عام آنکھ کی رسائی ممکن نہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے۔ ربوہ کے اطفال تنظیم سے صَلِّ عَلٰی پڑھتے ہوئے گھروں کو روانہ ہو گئے اور مہمان اطفال نے کھانا کھایا۔

تیسرا دِن ——— ۷ر اخاء ۱۳۵۱ ہش

تیسرے دن نمازِ فجر اور درس کے بعد پنڈال کے اندر ہی تمام اطفال کو اجتماعی ورزش کرائی گئی۔ ناشتہ کے دَوران مضمون نویسی کا مقابلہ ہُوا اِس مقابلہ میں اطفال نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ حصّہ لیا۔

ناشتہ کے بعد فٹ بال اور رسّہ کشی کے فائنل مقابلے ہوئے۔ اِس دوران وظیفہ کا امتحان ہوئے مقابلوں کے بعد تمام اطفال واپس پنڈال میں پہنچے اور تلقینِ عمل کا پروگرام شروع ہُوا۔

تلقینِ عمل:۔ اجتماع کے آخری دن تلقینِ عمل کے موضوع کے تحت مرکزی عہدیداران نے اطفال کو اپنے اپنے شعبہ کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد نمائندہ وقفِ جدید محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی نے اطفال سے "وقفِ جدید کی اہمیّت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

محترم صوفی صاحب کی تقریر کے بعد محترم محمد اسلم صاحب صابر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔ جلسہ تقسیم انعامات کے بعد تمام اطفال کو نظم و ضبط کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے مقامِ اجتماع میں لے جایا گیا جہاں حضور کی تشریف آوری پر اختتامی اجلاس کا پروگرام شروع ہُوا۔

عَلَمِ انعامی:۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سارے سال کی مجموعی کارگذاری کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کو اپنے دستِ مبارک سے عَلَمِ انعامی اور ربوہ اور قمر آباد کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالترتیب دوم اور سوم رہنے پر اسنادِ خوشنودی عطا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد اطفال الاحمدیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی ذکرِ الٰہی۔ دینی مصروفیات اور مومنانہ نظم و ضبط کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

نتائج ورزشی مقابلہ جات:۔ ورزشی مقابلہ جات کے لئے مجالس کو چار بلاکوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

۱۔ محمود بلاک (اس میں ربوہ کی مجالس شامل تھیں) ۲۔ ناصر بلاک (مشتمل بر راولپنڈی و سرگودہا ڈویژن۔ آزاد کشمیر)
۳۔ خالد بلاک (مشتمل بر لاہور و ملتان ڈویژن) ۴۔ طارق بلاک (بہاولپور ڈویژن صوبجات سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان)

دورانِ اجتماع جو ورزشی مقابلے ہوئے ان کے نتائج حسبِ ذیل ہیں:۔

۱۔ فٹ بال:۔ اوّل۔ محمود بلاک دوم۔ طارق بلاک
۲۔ کبڈی:۔ اوّل۔ خالد بلاک دوم۔ محمود بلاک
۳۔ رسہ کشی:۔ اوّل۔ خالد بلاک دوم۔ ناصر بلاک
۴۔ دوڑ ۱۰۰ گز:۔ اوّل۔ مسعود احمد عابد۔ گوجرانوالہ دوم۔ محمد الیاس ربوہ سوم۔ محمد الطاف ربوہ

نمائش:۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر حسبِ سابق امسال بھی شعبہ صنعت و تجارت کے تحت ایک عظیم الشان نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اِس نمائش میں اطفال نے اپنے ہاتھوں سے تیار کی ہوئی اشیاء پیش کیں۔ اِس نمائش میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دیئے گئے۔

مجالس:۔ اوّل۔ سیالکوٹ شہر دوم۔ ربوہ سوم۔ لائل پور شہر۔

انفرادی انعامات:۔ اوّل۔ فیاض احمد۔ لائل پور دوم۔ جہانگیر احمد سیالکوٹ شہر
سوم۔ انیس احمد پرویز۔ ربوہ

حوصلہ افزائی:۔ مبشر احمد (ناظم آباد)۔ طلعت محمود (سیالکوٹ)
رفیق احمد (فیکٹری ایریا ربوہ)۔ ولی احمد (گوجرانوالہ)

نتائج علمی مقابلہ جات:۔ اجتماع کے پروگرام میں تلاوت قرآن پاک۔ حفظِ قرآن۔ نظم۔ اذان معلوماتِ عامہ۔ مضمون نویسی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی۔ حفظ نظم اور تقریری مقابلے شامل تھے۔ عام دینی معلومات کا پرچہ سب اطفال کے لئے لازمی تھا۔

مختلف علمی مقابلہ جات جو اجتماع کے دوران ہوئے ان کے نتائج حسبِ ذیل ہیں:۔

۱۔ مقابلہ تقریر (معیار کبیر):۔ اوّل۔ عبد الاحد۔ دار الصدر جنوبی ربوہ
دوم۔ مبارک احمد ضلع گوجرانوالہ۔ سوم۔ شمس الحق طیب دار الرحمت شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حوصلہ افزائی:۔ وسیم احمد۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۔ پرچہ عام معلومات و ذہانت:۔ اوّل۔ منظور احمد۔ دارالصدر جنوبی ربوہ

دوم۔ ناصر احمد۔ شادی وال

سوم۔ انور رشید۔ دارالرحمت غربی ربوہ

حوصلہ افزائی:۔ محمد شریف ظفر۔ حلقہ مسجد مبارک ربوہ

۳۔ مقابلہ تقریر (معیار صغیر):۔ اوّل۔ آصف محمود۔ کھاریاں — دوم۔ منور احمد۔ وزیر آباد

سوم۔ عارف نسیم۔ ربوہ — حوصلہ افزائی۔ مقصود احمد۔ کھاریاں

۴۔ تلاوت قرآن کریم (معیار کبیر):۔ اوّل۔ مقصود الحق۔ ربوہ — دوم۔ حافظ محمود احمد۔ ربوہ

سوم۔ شمیم شاکر۔ ربوہ

" " (معیار صغیر):۔ اوّل۔ عبدالشکور۔ ربوہ — دوم۔ رشید الدین۔ ربوہ

سوم۔ اعجاز احمد۔ ماڈل ٹاؤن — سوم۔ آصف محمود۔ اسلامیہ پارک

۵۔ حفظ قرآن:۔ اوّل۔ حافظ سمیع اللہ۔ ربوہ — دوم۔ حافظ بشارت احمد۔ ربوہ

سوم۔ مقصود الحق۔ ربوہ

۶۔ نظم:۔ اوّل۔ جمیل احمد۔ ربوہ — دوم۔ شمس الحق طیب۔ منظور احمد۔ ربوہ

سوم۔ طارق احمد۔ ساجد احمد۔ ربوہ

۷۔ مشاہدہ و معائنہ:۔ اوّل۔ منظور احمد مظہر۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

دوم۔ سید محمود احمد منور۔ سرگودھا۔ محمد اعزاز نوید۔ گولبازار ربوہ

سوم۔ شہباز رسول۔ کورنگی کراچی

۸۔ پیغام رسانی:۔ اوّل۔ ٹیم سرگودھا شہر — کپتان شعیب احمد

دوم۔ ٹیم حلقہ کالونی لائل پور — کپتان ظفر احمد

سوم۔ ٹیم سرگودھا ڈویژن — کپتان سید محبوب احمد منور

۹۔ معلوماتِ عامہ:۔ اوّل۔ عقیل احمد۔ ناصر آباد سندھ

دوم۔ منور احمد — اسلامیہ پارک لاہور

سوم۔ ناصر الاسلام — اسلامیہ پارک لاہور

۱۰۔ اذان:۔ اوّل۔ ظفر اللہ احمدی۔ ربوہ — دوم۔ مرزا حمید احمد۔ کورنگی کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوم۔ محمد حنیف۔ سمبڑیال

۱۱۔ مضمون نویسی :۔ اوّل۔ طلحت محمود۔ سیالکوٹ دوم۔ محمد الیاس منیر۔ قمر احمد قمر۔ ربوہ

سوم۔ مرزا حمید احمد۔ کورنگی کراچی

۱۲۔ امتحان وظیفہ :۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کا وظیفہ کا امتحان بھی ہوا کرتا ہے۔ امسال بھی یہ امتحان ہوا۔ جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے :۔

وظیفہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ :۔ اوّل۔ عبدالاحد لشارت۔ ربوہ دوم۔ محمد الیاس منیر۔ ربوہ

وظیفہ انصار اللہ مرکزیہ :۔ اوّل۔ مقصود الحق۔ ربوہ دوم۔ عقیل احمد۔ ناصر آباد سندھ

انتظامیہ کمیٹی :۔ امسال سالانہ اجتماع کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے جملہ انتظامات بخیر و خوبی انجام دیئے :۔

۱۔ منتظم اعلیٰ مکرم محمد اسلم صاحب صابر (مہتمم اطفال)

۲۔ نائب منتظم اعلیٰ " مبارک احمد صاحب طاہر (نائب مہتمم اطفال)۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب

۳۔ منتظم مقامِ اجتماع " شیخ سجاد احمد صاحب خالد

۴۔ " دفتر بیرون " مرزا امیر احمد صاحب (سیکرٹری تربیت)

۵۔ " دفتر سالانہ اجتماع " محمد رمضان صاحب خادم (سیکرٹری عمومی)

۶۔ " علمی مقابلہ جات " مغفور احمد صاحب (سیکرٹری تعلیم)

۷۔ " ورزشی مقابلہ جات " ماسٹر محمد اسلم صاحب ناصر (سیکرٹری صحت و ایثار)

۸۔ " خوراک " عبدالقدیر صاحب فیاض

۹۔ " روشنی و لاؤڈ سپیکر " مقبول حسین صاحب ضیاء

۱۰۔ " سٹیج۔ اوقات و اشاعت خاکسار ملک عبدالرشید (سیکرٹری اشاعت)

۱۱۔ " نمائش مکرم کولمبس خاں صاحب (سیکرٹری مال و وقفِ جدید)

۱۲۔ " رہائش۔ صفائی۔ آب رسانی " مبارک احمد صاحب نجیب مربی سلسلہ

۱۳۔ " نظم و ضبط " خواجہ عبدالمومن صاحب (ناظم اطفال ربوہ)

۱۴۔ انچارج دفتر مرکزیہ " چوہدری بشیر احمد خاں صاحب (محرر شعبہ اطفال)

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)